ماحولیاتی حقوق اور انصاف:

4

اس باب میں: صفحہ

بھوپال میں زہریلے گیس کی آفت 36

حقوق اور انصاف کے لئے جدوجہد 37

زہریلے مواد ہمارے اجسام میں کیسے داخل ہوتے ہیں؟ 40

تبدیلی کے لئے کام کرنا 42

قابل قبول خطرے! کس کے لئے؟ 43

ماحولیاتی حقوق اور انصاف

صحت اور صحت مند ماحول پر علاقے میں ہر فرد کا حق ہے۔ بدقسمتی سے اکثر ان حقوق کی پامالی کی جاتی ہے۔ اکثر لوگ اس مسئلے کا شکار اس لئے ہوتے ہیں کہ وہاں بنیادی ضروریات کی قلت اور مضر مواد کی فراوانی ہوتی ہے۔ ان آفات کا شکار اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو رنگ، مذہب، نسل، طبقے، جنس، غربت یا کسی دوسری وجہ سے معاشرے میں کمزور مرتبے کے حامل ہوتے ہیں۔ یہی لوگ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ شکار بنتے ہیں۔ غریب اور کمزور لوگوں کی امیر اور مقتدر لوگوں سے صاف، پیداواری اور صحت مند ماحول کے حصول کی کوشش کو بعض اوقات جدوجہد برائے ماحولیاتی انصاف کہا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں ماحولیاتی آفات کے شکار لوگوں کی بہت ساری کہانیاں موجود ہیں۔

اس باب میں ان لوگوں کی کہانیاں بتائی گئی ہیں جو ماحولیاتی صحت کے دفاع اور حفاظت کے لئے کوشش کر چکے ہیں

بھوپال میں زہریلی گیس کی آفت

1984ء کے تین دسمبر کی ایک رات کو بھوپال میں ایک خطرناک آفت نازل ہوئی۔ ایک غریب اور گنجان آباد علاقے میں کیڑے مار ادویات کی ایک فیکٹری سے بہت زیادہ زہریلی گیس ہوا میں داخل ہوئی۔ فیکٹری میں خطرے کی گھنٹی سے خبردار کرنے والا نظام بھی بند ہو گیا اس لئے کسی نے بھی کسی قسم کا اعلان نہیں سنا، ایک بچنے والی خاتون عزیزہ

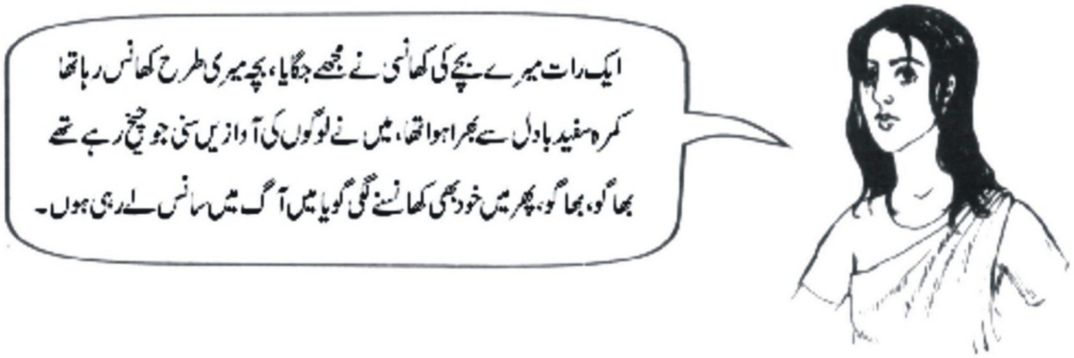

دوسری خاتون چمپا دیوی شکلا کا کہنا ہے:۔

سلطان کا کہنا ہے۔ اُسی رات زہریلی گیس کی وجہ سے بہت سارے لوگ مر گئے۔ تین دنوں کے دوران آٹھ ہزار لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ لیکن یہ سب کچھ نہیں تھا یہ تو صرف شروعات تھی۔ اگلے بیس سالوں میں اس گیس کی وجہ سے جو اُن کے جسم میں باقی رہ گئے تھے۔ بیس ہزار افراد سے زیادہ ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ بہت سی خطرناک بیماریاں پیدا ہو گئیں جیسے درد، سانس لینے میں دقت، ابدی کھانسی، ٹانگوں اور بازوؤں کی بے حسی، کمزوری، خوف، ذہنی تناؤ اور کینسر، پیدائیشی معذوری جیسے کہ پتلی ٹانگیں، کمزور نشو ونما اور دیگر تولیدی اور اعصابی بیماریاں جن سے تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار سے زائد افراد نقصان پا چکے ہیں۔

حقوق اور انصاف کے لئے جدو جہد

آج زہریلی گیس کے اُس مقام کو صاف نہیں کیا گیا ہے۔اور وہ متروک فیکٹری تا حال اُس آفت کی یاد دلاتی ہے۔اب بھی زہریلے مواد کے انبار کھڑے ہیں اور ہوا میں مل رہے ہیں اور اب بھی شہر کے نیچے پانی زہریلا ہیں۔ بہت سے لوگ بے علاج رہے اگر چہ انہیں علاج کی اشد ضرورت تھی۔اس لئے بھوپال کے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جو محض ماضی میں وقوع پذیر ہوا بلکہ یہ تو ایک مسلسل آفت ہے جو اُنہیں روزانہ سہنا پڑتا ہے۔

کیڑے مار ادویات کی یہ کمپنی ایک کثیر القومی کارپوریشن کے ہاتھ میں تھی۔ جیسے یونین کاربائیڈ (Union Carbide) کہا جاتا ہے۔پسماندگان کا خیال ہے کہ اُن کو جتنا نقصان پہنچا یہ بالکل ناجائز تھا۔متاثرہ لوگوں کی اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ اپنا یا اپنی فیملی کا علاج کرائیں جو کام کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں۔وہ کمپنی پر ذمہ داری ڈالنا چاہتے تھے۔لیکن یونین کاربائیڈ نے جواب دیا کہ اس پورے واقعے کا ذمہ دار تو فیکٹری کا ایک نوکر تھا اور یوں ذمہ داری لینے سے پہلو تہی کی گئی۔

حقوق اور انصاف کے لئے لڑنے والے دوسرے لوگوں کی طرح بھوپال کے لوگ بھی یہ جانتے تھے کہ اُن کی غربت کی وجہ سے یہ آفت بدتر صورت اختیار کر گئی اور یہ کہ یہ واقعہ غربت ہی کی وجہ سے نمودار ہوا۔

یہ آفت کیوں نازل ہوئی؟

بھوپال کا یہ واقعہ اتنا دہشت ناک ہے کہ اسے واقعہ نہیں ہونا چاہئے تھا، دہشت ناک اگرچہ یہ ہے لیکن حیرت انگیز نہیں ''لیکن کیوں؟'' کی سرگرمی سے بھوپال کے اس واقعے کا اصل سبب معلوم کیا جاسکتا ہے۔

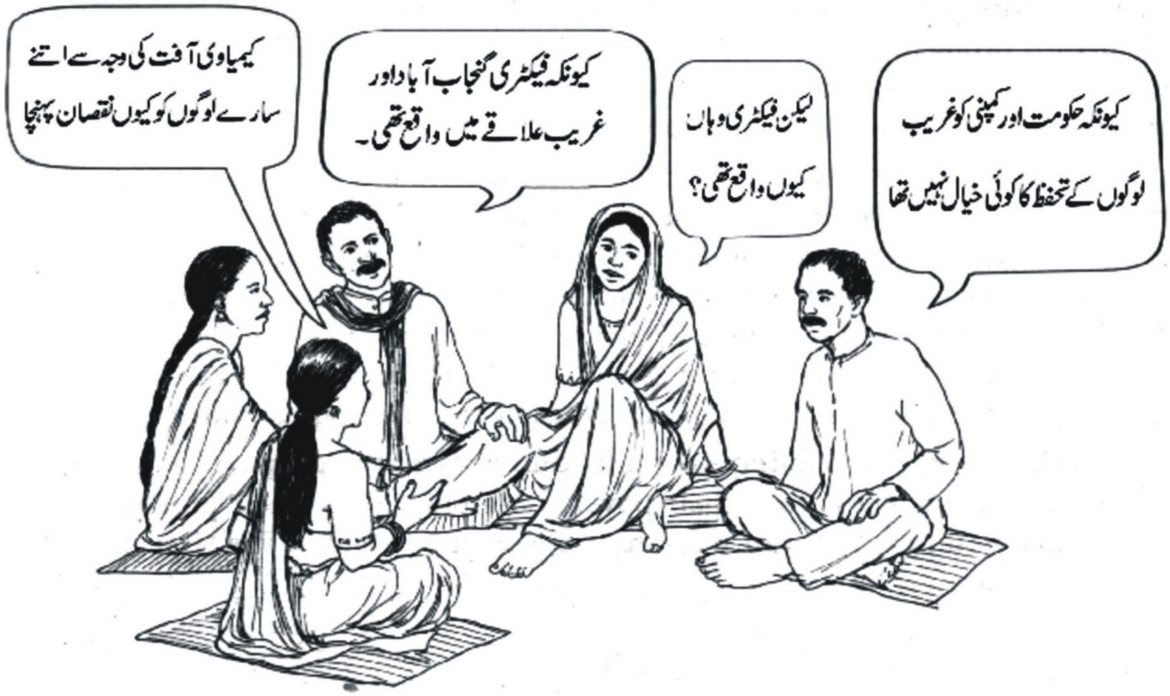

تمام دنیا میں کارپوریشنوں کا یہ قاعدہ ہے کہ وہ وہاں اپنی فیکٹریاں لگاتے ہیں جہاں کمزور اور غریب لوگ بستے ہیں۔اسی طرح غریب علاقے اور غریب ممالک زہریلے مواد، پیداوار اور آلودگی کے مرکز بن جاتے ہیں۔اس لئے ماحولیاتی صحت کا مسئلہ ہمارا نہیں ہے کہ ہم پیداوار کو کس طرح استعمال کرتے ہیں بلکہ طاقتور لوگوں اور کارپوریشنوں کا بھی ہے۔

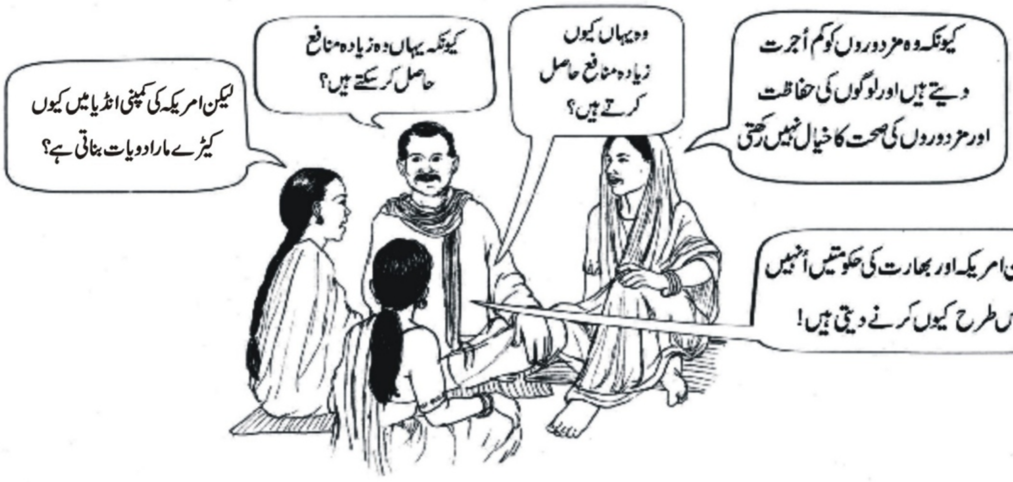

بھوپال میں انصاف کے لئے بین الاقوامی مہم

بھوپال کے آفت زدگان نے کمپنی پر ذمہ داری ڈالنے اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے مل کر کام کیا۔انہوں نے بھوک ہڑتال شروع کی اور اُس وقت تک کھانے سے انکار کیا جب تک کہ اُن کی بات نہ سنی جائے ۔ انہوں نے پانی اور خوراک کے بغیر 750 کلومیٹر (466 میل) ریاستی دارالخلافے تک مارچ کیا۔انہوں نے انصاف کے حصول کے لئے قومی دارالخلافے تک بھی مارچ کیا ۔ خواتین نے ریاست کے وزیراعلیٰ کے دفتر کے سامنے ایک خیمہ نصب کیا اور اُس میں تقریباً تین مہینے گزارے ۔ ہر روز صبح سے لیکر شام تک وہ اپنے مطالبے دہراتے رہتے۔

اس آفت کے کئی برس بعد، عدالت نے یونین کاربائیڈ کو حکم دیا کہ وہ بھارت کی حکومت کو 470 ملین ڈالر ادا کرے۔یہ ایک اہم کامیابی تھی لیکن آخری منزل نہیں تھی۔رقم کا بیشتر حصہ پسماندگان تک نہیں پہنچا۔

جلد ہی یونین کاربائیڈ ایک دوسرے کارپوریشن ''ڈوکیمکل'' (Dow Chemical) کو فروخت کردیا گیا۔ڈوکیمیکل نے بھی ذمہ داری لینے سے اور لوگوں کو علاج مہیا کرنے سے انکار کیا۔نہ بھارت کی حکومت اور نہ امریکہ کی حکومت چاہتی ہے کہ وہ کارپوریشن کے افسروں سے بات کریں اور لوگوں کو انصاف مہیا کریں۔آفت زدگان نے انصاف کے حصول کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھتے ہوئے بین الاقوامی مہم کا آغاز کیا۔اُنہوں نے طالب علموں، ماحولیاتی کارکنان اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے مابین ربط و تعلق اور رشتے پیدا کئے۔ دنیا بھر کے لوگوں کی حمایت کی بنیاد پر بھوپال کے آفت زدگان یونین کاربائیڈ اور ڈوکیمیکل کے ہیڈکوارٹر میں اپنے مطالبات پہنچانے میں کامیاب ہوگئے۔پسماندگان نے دوسرے لوگوں کو بھی قائل کیا کہ وہ بھوک ہڑتال کریں اور اپنے مصائب کی طرف لوگوں کو توجہ مبذول کرائیں۔اسی طرح انہوں نے اپنے خاندانوں کو سہارا دیا، اپنی صحت کی دیکھ بھال کے لئے کام کیا (دیکھئے صفحہ 345) اور دوسرے آفت زدگان کی پشت پناہی کی۔بھوپال کی اس مہم کی انصاف کے حصول کے لئے پکار ہے ''بھوپال، پھر کبھی نہیں''۔ان کا مقصد مستقبل میں اس طرح ماحولیاتی آفتوں کی روک تھام ہے۔اپنی کوشش کو عالمگیر بنانے کیلئے اُنہوں نے دنیا بھر میں لوگوں کو زہریلے مواد کے اثرات کے متعلق سبق پڑھائے ہیں۔بھوپال کے پسماندگان نے دکھایا ہے کہ صنعتی حادثات کسی بھی وقت پیش آسکتے ہیں اور یہ کہ سب سے زیادہ غریب لوگ ہی متاثر ہوتے ہیں۔کہیں بھی علاقائی منتظمین کے لئے اُن کی انصاف کے لئے جدوجہد ایک مثال بن چکی ہے۔

کس طرح زہریلے مواد ہمارے اجسام میں داخل ہوتے ہیں:۔

جلد کے ذریعے جذب ہونے سے

سانس لینے کے ذریعے

کھانے پینے کے ذریعے

جتنا زیادہ کوئی زہریلے کیمیکلز سے قریب ہوتا ہے اُتنا زیادہ اُسی شخص کو نقصان ہوگا۔ بھوپال میں زہریلی گیس کے قریب ہزاروں لوگ تھے جنہوں نے سانس کے ذریعے گیس نگل دی اور جن کی جلدوں پر گیس لگ گئی۔ یہ ایک فوری آفت تھی۔ کیونکہ کیمیکلز صاف نہیں کئے گئے اور یوں کیمیکلز فیکٹری کے گرد جلد ہی پورے علاقے میں پھیل گئے۔ زیر زمین اور شہر کے نیچے پانی میں شامل ہو گئے۔ اب بہت سالوں بعد لوگ زہریلے پانی پی رہے ہیں یہ ایک ابدی آفت ہے۔

زہریلے مواد کی موجودگی میں سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ یا تو خود کیمیکلز سے دور جانا چاہئے یا کیمیکلز کو دور رکھنا چاہئے خواہ بھوپال کی طرح بڑے پیمانے کے زہریلے مواد ہوں یا چھوٹے پیمانے پر مثلاً رنگوں یا دوسری روزمرہ پیداوار۔ اُس کے بعد مستقبل کو محفوظ کرنے کے لئے کام کرنا چاہئے۔ (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے صفحہ 16)

ماحول کی حفاظت کے لئے قائم شدہ کلینک

بھوپال کے لوگ ماحولیاتی انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں اور ساتھ ہی وہ اس آفت سے صحت یاب ہونے کے لئے بھی کام کر رہے ہیں، آفت زدگان اور رضا کاروں نے مل کر سمبھاوُنا کلینک (Sambhavna Clinic) کا اجراء کیا تا کہ پورے علاقے کی صحت کی سہولت فراہم کی جائیں جس میں غربت، مذہب اور نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ ہندی اور سنسکرت زبانوں میں ''سمبھاوُنا'' کا مطلب ہے ''امکان''۔

سمھاؤنا کلینک ماحولیاتی صحت کا ایک نمونہ ہے۔ اسے ہر ممکن حفاظت اور احتیاط کے ساتھ چلانے کے لئے بنایا گیا ہے مثلاً:

- اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ کسی کو زہریلے مواد کی صفائی میں کوئی نقصان نہ پہنچے، صرف گرم پانی اور صابن کلینک کی صفائی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔
- کلینک کے کارکنان نے پودوں سے دوائی کے حصول کے لئے باغ لگانا شروع کیا۔ باغ میں کیمیکلز استعمال نہیں کئے جاتے۔ جن لوگوں کا کلینک میں علاج ہوتا ہے وہ باغ میں کام کرتے ہیں اور باغ سے اپنے علاج کے لئے جڑی بوٹیاں اکٹھی کرتے ہیں۔

- جب نئی عمارت کی ضرورت ہوتی ہے تو غیر زہریلے مواد اور عمارت کی تعمیر کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ عمارتوں میں مقامی مواد استعمال کئے جاتے ہیں اور قدرتی روشنی کی فراہمی کے لئے انتظام کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔
- بارانی موسم میں پکی چھتوں سے بارانی پانی جمع کیا جاتا ہے۔ اور زیرزمین ٹینکوں میں خشک موسم کی خاطر جمع کیا جاتا ہے۔
- دھونے دھانے کے لئے پانی استعمال کرنے کے بعد اسے نلوں کے ذریعے تالاب میں جمع کیا جاتا ہے اور باغ کو پانی دیا جاتا ہے۔
- بجلی شمسی تختوں (Solar panels) کے ذریعے بنائی جاتی ہے جس سے بہت کم آلودگی پیدا ہوتی ہے۔

سمھاؤنا کلینک نے یہ ثابت کیا کہ صحت کا مطلب یہ نہیں کہ مریضوں کا علاج کیا جائے بلکہ پہلی فرصت میں بیماریوں کا قلع قمع کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ نقصان کم کرنے کی اُن کی یہ مثال گھروں، سکول، دفتروں اور تجارتی اداروں میں قابل عمل ہے۔ اگر ہم اپنے گھروں اور اداروں میں صحت مند تبدیلی لائیں بھی، پھر بھی کمزور لوگوں کی صحت خطرے میں ہوگی جب تک فیکٹریاں زہریلے مواد کا استعمال کریں گی۔ (سمھاؤنا کلینک کے متعلق پڑھئے صفحہ 345)

تبدیلی کے لئے کام کرنا

بھوپال کے پسماندگان نے اچھی صحت کے لئے اپنی کوششوں کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں میں روح پھونکی ہے کہ وہ ماحولیاتی انصاف اور حقوق کے لئے جدوجہد کریں۔ زہریلے مواد سے نقصانات کی روک تھام کے لئے اُن کی تنظیم وترتیب کئی حوالوں سے مفید ثابت ہوئی ہے۔اُن کے اصول یہ ہیں:

- **روزمرہ زندگی میں زہریلے مواد سے پرہیز کرنا**

گھروں، علاقائی اداروں اور کام کی جگہوں میں صفائی کے لئے غیر زہریلے مواد استعمال کریں۔(دیکھئے صفحہ 372 سے 374 تک) باغوں میں کیمیکلز اور کھاد استعمال نہ کریں، کیمیکلز کے بغیر اُگائے گئے پھل کھائیں، کھانے سے پہلے پھل اور سبزی دھوئیں (دیکھئے صفحہ 14)۔ چونکہ ہمیں بروقت زہریلے مواد سے متاثر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔اس لئے ہمیں حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ وہ کارپوریشنوں کو زہریلے مواد پھیلانے کی اجازت نہ دیں۔

- **آلودگی کی روک تھام کے لئے منصوبہ بندی کرنا**

زہریلے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے مختلف طریقے اپنائیں مثلاً بھوک ہڑتال، مارچ کرنا، کام کرنے سے اجتناب کرنا، اسی طرح لوگوں کو شعور دینے کیلئے تھیٹر، میڈیا، انٹرنیٹ اور دوسرے مواصلاتی نظام سے استفادہ کرنا۔ اگر کسی فیکٹری سے آلودگی پھیل رہی ہے تو کمائی کے دوسرے طریقے اپنانے چاہئیں کیونکہ لوگوں کو ملازمتوں اور کمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

- **کمپنیوں پر صفائی کے لئے دباؤ ڈالنا**

کمپنیوں پر صفائی برقرار رکھنے کے لئے دباؤ ڈالنا اور اُنہیں آمادہ کرنا بہت مشکل ہے لیکن یہ ماحولیاتی صحت کے تحفظ کے لئے کوششوں کا ایک حصہ ہے۔اگر کمپنیاں راضی نہیں ہوتیں پھر بھی کارپوریشنوں پر صفائی اور ازالے کی ذمہ داری ڈالنے کے حوالے سے لوگوں کو منظّم کرنا چاہئے۔

- **اچھے اور معیاری تحفظ کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالنا**

بدقسمتی سے اکثر حکومتیں عوام سے زیادہ کمپنیوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔اس سے ماحولیاتی ناانصافی اور آفات کے لئے راہ ہموار ہوتی ہے کیونکہ کمپنیاں عوامی تحفظ کے حوالے سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہیں۔عوام اور خصوصاً کمزور عوام کے تحفظ کے لئے حکومتوں کو اپنی ترجیحات بدلنی چاہئے۔

- **صنعتوں کو چیزوں کے بنانے کے طریقے بدلنے چاہئے**

بھوپال میں یونین کاربائیڈ نے فصلوں کے کیڑوں کو کنٹرول کرنے کیلئے کیڑے مار ادویات بنائیں۔لیکن ان کیمیکلز بنانے سے کیڑوں کو ختم کرنے کے بہتر طریقے موجود ہیں۔ یقیناً اس سے زیادہ محفوظ اور غیر نقصان دہ طریقے موجود ہیں۔ پھر کیوں ہمیں زہریلے مواد سے متاثر ہونے کی اجازت تو ہے لیکن سامان کی تیاری کے طریقے کے انتخاب کی آزادی کا اختیار نہیں ہے۔

قابل قبول خطرے، کس کے لئے؟

صنعتیں اور حکومتیں یہ کہتے ہوئے اکثر ماحولیاتی نقصانات کے خطروں کے جواز بناتے ہیں۔ کہ ترقی کرنے کے لئے ہمیں کچھ نقصان بھی اُٹھانا پڑے گا اس لئے مخصوص نقصان کو ہمیں برداشت کرنا چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ منافع حاصل کرنے کے لئے کمزور لوگوں کو قربان کرنا ہوگا۔ ہم سب کے لئے یہ بات نا قابل قبول ہے۔ منافع کے حصول اور کاروبار چلانے کے لئے لوگوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور ماحولیاتی صحت کو داؤ پر لگانا واضح نا انصافی ہے۔

اگر یونین کاربائیڈ یا بھارت کی حکومت کی احتیاطی اُصول کے مطابق بروقت رہنمائی ہوتی تو شاید بھوپال کا سانحہ پیش نہ آتا۔

احتیاط کا مطالبہ

حفاظتی اقدامات سے نقصان کو کم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ نقصان کا اندیشہ بھی نہ رہے، کیونکہ پھر بھی صنعتی فیکٹریوں میں نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر ان خطرات سے احتیاط نہیں کی جا سکتی تو پھر علاقے اور معاشرے کے تمام لوگ یکساں طور پر متاثر ہونا چاہیئے نہ کہ صرف کمزور اور بے بس لوگ۔ ممکنہ حد تک محفوظ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کی حفاظت کے حصول پر مقدم ہو، لوگوں کی حفاظت کمپنی کی اولین ترجیح ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں کارپوریشنوں سے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ وہ زیادہ محفوظ طریقوں کو اپنائے اور حکومتوں کو ایسی قانون سازی کرنی چاہیئے کہ کارپوریشن ذمہ دار اور جواب دہ ٹھہریں۔ سب کے لئے ماحولیاتی انصاف حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ رہنما اور مقتدر لوگوں کے فیصلے حفاظتی اُصول کے تحت لے پائیں۔

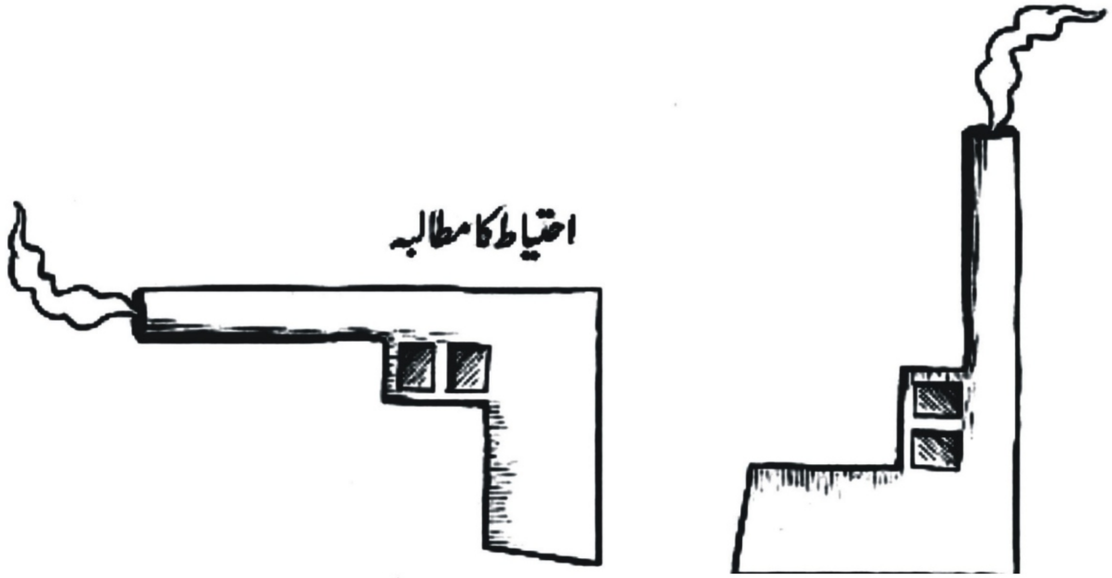

ایک دھواں دار کارخانہ

ایک دھواں دار بندوق بن سکتا ہے۔